

## ریا کاری کا اعلان

نمود و نمائش کی بیماری سے بچنے کے لیے انفرادی کوشش بھی ہوئی چاہیے اور اجتماعی کوشش بھی۔ انفرادی کوشش کا طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص کچھ نہ کچھ ایسے نیک اعمال کا التزام کرے، جو زیادہ سے زیادہ اخفا کے ساتھ ہوں، اور ہمیشہ اپنے نفس کا جائزہ لے کر دیکھتا رہے کہ اسے زیادہ دل چسپی ان مخفی نیکیوں میں محسوس ہوتی ہے یا ان نیکیوں میں جو منظر عام پر آنے والی ہوں۔ اگر دوسری صورت ہو تو آدمی کو فوراً خبردار ہو جانا چاہیے کہ ریا، اس کے اندر انفوڈ کر رہا ہے اور اللہ سے پناہ مانگتے ہوئے پوری قوتِ ارادی کے ساتھ نفس کی اس کیفیت کو بدلتے کی سمی کرنی چاہیے۔

اجتمائی کوشش کی صورت یہ ہے کہ جماعت اپنے دائے میں ریا کارانہ رجحانات کو کبھی نہ پہنچنے دے، اپنے کاموں میں اعلان و اظہار کو بس حقیقی ضرورت تک محدود رکھے۔ جماعتی مشوروں اور گنتیگروں میں یہ بات کبھی اشارۃ و کتابیۃ بھی برداشت نہ کی جائے کہ: فلاں کام اس لیے کرنا چاہیے کہ وہ متبولیت کا ذریعہ ہے اور فلاں کام اس لیے نہ کرنا چاہیے کہ اسے لوگ پسند نہیں کرتے۔ جماعت کا داخلی ماحول ایسا ہونا چاہیے کہ وہ لوگوں کی تعریف اور مذمت، ہر دو سے بے نیاز ہو کر کام کرنے کی ذہنیت پیدا کرے اور اُس ذہنیت کی پروش نہ کرے جو مذمت سے دل شکستہ ہو اور تعریف سے غذا پائے۔

اس کے باوجود اگر کچھ افراد جماعت میں ایسے پائے جائیں جن میں 'ریا' کی بوجسموس ہوتا ان کی بہت افسوائی کرنے کے بجائے ان کے علاج کی فکر کی جانی چاہیے۔ ('اشارات، سید ابوالاعلیٰ مودودی، ترجمان القرآن، جلدے، عدد ۳، صفحہ ۱۳۷، ۱۹۵۲ھ، نومبر ۱۹۵۱ء، ص ۱۵۱)